ادبیات

معارف ۔۔۔۔۔۔ الم مظفرنگری

صبح آتی ہے لئے خندۂ شوخ وبیباک — اور ہے شام کے چہرے پہ نقابِ صد چاک
خامشی رات کی ہے ایک سکوتِ مادر — اور دن کی ہے یہ شورش کوئی طفلِ چالاک (۱)

وہ خیالات جو لفظوں سے حیا کرتے ہیں — دل کے نغمات میں یوں رقص کیا کرتے ہیں
جس طرح باغ میں بادِ سحری کے جھونکے — ہمرہِ سایۂ گل، ناچ لیا کرتے ہیں (۲)

اوس نے جب کششِ ذوقِ تجلی دیکھی — وقتِ پروازِ گلستانِ جہاں سے بولی
پھول بن کر ہوں مرے خواب بھی تا زینتِ باغ — اس لئے کرتی ہوں سورج سے محبت میں بھی (۳)

قطرۂ شبنمِ تر پھول پہ جو رقصاں ہے — دُرِ خوش آب ہے یا انجمِ سحر تاباں ہے
چشمِ تحقیق سے دیکھا تو ہوا یہ معلوم — انقلابوں کا جو خالق ہے یہ وہ طوفاں ہے (۴)

مے گلرنگ سے لبریز ہیں پھولوں کے ایاغ — بوئے گل مرکزِ خوشبو کا لگاتی ہے سراغ
کعبۂ عشق کی ہر شام اسی فکر میں ہے — مردِ مومن کوئی لے آئے یہاں اپنا چراغ (۵)

صبح دم ہنس کے یہ سورج سے گلِ تر نے کہا — کون سا میں ترے جلووں کو سناؤں نغمہ
سن کے سورج نے کہا اس سے کہ اے جانِ چمن — تیری خاموشی ہی نغمہ ہے اسے گائے جا (۶)

غزل ۔۔۔۔۔۔ سعادت نظیر

کس سے دیکھا جائیگا ایسا قیامت کا سماں — درمیاں دل ہے، ادھر بجلی، اِدھر ہے آشیاں
نغمۂ دل رفتہ رفتہ نالۂ دل بن گیا — واہ، فرطِ کیفِ الفت! آہ، صد ظلمِ جہاں
ہے جنونِ شوق سے حیرت میں دنیائے خرد — آج راہِ کارواں بننے لگی ہے کہکشاں
نالۂ بے ساختہ ہو ترجمانِ دل تو ہو — اضطرابِ غم کہاں پابندِ الفاظ و بیاں؟
آتشِ غم نے جلا کر کر دیا ہے گرچہ خاک — پھر بھی رہ رہ کے دلِ غمگیں سے اٹھتا ہے دھواں
دل کی دل ہی میں مرے لے کاش رہ جاتی نظیر — سننے والوں نے کہاں سے بات پہنچائی کہاں